REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹ ۔ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم سہ شنبہ

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۶ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ ″

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۸ ظہور ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۸ اگست ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۹۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ —

نخلہ ۲۶ اگست ۱۹۶۲ء بوقت دس بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی البتہ شام کے وقت کچھ بے چینی ہوگئی۔ رات نیند ٹھیک آگئی۔ اس وقت عام طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰہم آمین

سوئٹزرلینڈ کے مرکزی شہر زیورک میں خانۂ خدا کی تعمیر کا مبارک آغاز

قلب یورپ میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا

سنگ بنیاد حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے اپنے دست مبارک سے رکھا

اس بابرکت تقریب میں سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے نومسلم احباب کے علاوہ متعدد ممالک کے مسلمانوں کی شرکت

زیورک (بذریعہ تار) — مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ زیورک سے اطلاع دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ صبح ساڑھے دس بجے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ سوئٹزرلینڈ کے سب سے بڑے شہر زیورک میں خانۂ خدا کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا۔ اور اس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مبارک عہد میں لنڈن، دی ہیگ، ہمبورگ، اور فرانکفورٹ کے بعد تثلیث، دہریت، اور مادیت کے مرکز یعنی قلب یورپ میں بھی توحید خالص کی ایک مستقل اور مقدس بنیاد قائم ہوگئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس تعلق میں یہ امر اور بھی زیادہ فرط انبساط اور ازدیاد ایمان کا موجب ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے سوئٹزرلینڈ میں تعمیر ہونے والی پہلی اور یورپ میں تعمیر ہونے والی اس پانچویں مسجد کا سنگ بنیاد بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واجب الاحترام صاحبزادی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے اپنے دست مبارک سے رکھا۔ آپ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی غرض سے مورخہ ۲۴ اگست کو مغربی جرمنی سے زیورک تشریف لائی تھیں۔

آپ نے مورخہ ۲۵ اگست کو صبح ساڑھے دس بجے ایک خصوصی تقریب میں مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ جس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے دعا کی ہوئی تھی، اپنے دست مبارک سے زیر تعمیر مسجد کی محراب والی جگہ کے نیچے بنیاد میں رکھی اور اس طرح سوئٹزرلینڈ کے اس مخصوص قطعہ زمین نے ایک بابرکت مقام کی صورت اختیار کی کہ جو انشاء اللہ العزیز سیاہ و سفید ہر قوم اور ہر نسل کے طالبانِ حق کو ایک ہی نقطۂ اتحاد پر جمع کرنے کا موجب ہوگا اور جہاں سے خاص قلب یورپ میں اسلام کی ان ازلی ابدی صداقتوں کی اشاعت ہوگی جن پر بنی نوع انسان کی روحانی، اخلاقی، علمی، اور مادی ترقیوں کا دارومدار ہے۔

مسجد فضل لنڈن کے بعد قلب یورپ میں تعمیر ہونے والی اس سب سے پہلی مسجد کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے کہ اس کا سنگ بنیاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی مبشر اولاد یعنی "نسل سیدہ" میں سے ایک درخشندہ گوہر کے مقدس ہاتھوں سے رکھا گیا ہے۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضور علیہ السلام کی اسی مبشر اولاد میں سے ہیں جس کے ذریعہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلامی نوروں کی اشاعت مقدر کی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو اپنے دست مبارک سے مسجد فضل لنڈن کی بنیاد رکھی تھی اور اب ۳۸ سال کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے ۲۵ اگست ۱۹۶۲ء کو اپنے دست مبارک سے مسجد زیورک کی بنیاد رکھی ہے۔ جس طرح ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک یادگاری دن ہے، اسی طرح ۲۵ اگست ۱۹۶۲ء کا دن بھی جماعت میں ایک یادگاری دن کی حیثیت رکھتا ہے — قلب یورپ میں تعمیر ہونے والی اس مسجد کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب میں سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے نومسلم احمدی احباب کے علاوہ متعدد ممالک کے مسلمانوں نے بھی شرکت کی۔

(باقی ص ۸ پر)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت

ربوہ ۲۷ اگست۔ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو کل کسی قدر بے چینی کی شکایت رہی۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائے صحت کرتے رہیں۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تمام کلاسز میں نیا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۲ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد دس روز تک لیٹ فیس ادا کرنا ہوگی۔

پرسکون ماحول۔ اعلیٰ تعلیمی قابلیت بہترین سامان سے مزین تجربہ گاہیں۔ ہمدرد اور قابل اساتذہ بہترین نظم و ضبط۔ اعلیٰ نتائج۔ سادہ اور کم خرچ رہائش۔ داخلہ بلا امتیاز مذہب و ملت۔

پراسپکٹس دفتر سے طلب فرمائیے۔ داخلہ کے وقت مصدقہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ مجوزہ داخلہ فارم کے ہمراہ پیش کریں۔ ہر کلاس میں داخلہ کے لئے کافی گنجائش ہے۔

ایسے طالب علم جو میٹرک میں ۶۵ فیصدی نمبر حاصل کریں اور وظیفہ کی حد سے نیچے ہوں۔ ان کو سالم ٹیوشن فیس کی رعایت بطور حق دی جاتی ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ر اگست ۶۲ء

اسلام میں فرقہ بندی کی حقیقی وجوہات

اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں صاف وعدہ تجدید و احیائے دین کا کیا ہے اور اس کے رسول سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر تجدید و احیائے دین کی تفصیل حدیث مجدد دین میں بیان فرما دی ہے مگر افسوس ہے مسلمانوں نے اس وعدہ اور اس پیشگوئی کو نسیاً منسیا کر دیا بلکہ عجمی رسومات اور فلسفہ نے بندگان حق کے مقابلہ میں بعض خود ساختہ عقلمند مصلحین پیدا کئے جنہوں نے اپنی اپنی عقل کے مطابق قرآن کریم اور سنت کی مختلف توجیہات کیں اور مسلمانوں میں بھی مختلف فرقوں کا طوفان برپا کر دیا۔

انفرادی طور پر بعض مسائل میں اختلافِ رائے واقعی فطری ہے اور ایسے اختلافات سے ملت کو کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا بلکہ ایک لحاظ سے جیسا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایسا اختلاف بجائے نقصان دہ ہونے کے رحمت کے حکم میں آتا ہے لیکن قرآن و سنت کی مختلف توجیہات پر فرقہ بندی ایک ایسا نقصان ہے جس کو مختلف خود ساختہ مصلحین نے طرح دے کر مسلمانوں میں خانہ جنگی کی سی صورت پیدا کر دی ہے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ بعض بڑے بڑے ایسے فرقے آپس میں اس قدر متنافر ہو چکے ہیں کہ ایک دوسرے پر کفر و زندقہ اور واجب القتل ہونے کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں شیعہ سنی افتراقات نے جو نقصان اسلام کی اشاعت و تبلیغ کو اور اسلام کے استحکام کو پہنچایا ہے اس پر اسلام کی تیرہ سو سال کی تاریخ شاہد ہے۔

انہی فرقہ دارانہ تفرقات کی وجہ سے آج بار بار یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ اسلامی حکومت اگر کسی ملک میں قائم کی جائے تو کس طرح قائم کی جائے جبکہ اسلام کے مختلف فرقے ایک دوسرے سے اس قدر متنافر ہیں کہ ایک دوسرے کو واجب القتل تک قرار دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں اگر حکومت میں کسی ایک فرقہ کی اکثریت ہو جائے تو دوسرے فرقوں کا کیا بنے گا۔ چنانچہ آج ان لوگوں سے جو بظاہر اسلامی نظام قائم کرنے میں اپنے آپ کو بڑا پر جوش سمجھتے ہیں پوچھیں کہ کیا آپ دوسری اسلامی جماعتوں سے تعاون کرنے کو تیار ہیں تو وہ نفی میں جواب دیتے ہیں اور صرف اپنے آپ کو ہی حق پر سمجھتے ہیں اس طرح اسلام میں نہایت خطرناک فرقہ بندی کا مینار بابل کھڑا کر دیا گیا ہے جہاں ہر ایک اپنی اپنی زبان میں بولتا ہے اور کوئی کسی کی نہیں سنتا۔

سوال یہ ہے کہ یہ صورتِ حال کس طرح پیدا ہوئی ہے اس کا جواب کچھ بھی مشکل نہیں اس کا سیدھا اور صاف جواب یہی ہے کہ خود ساختہ مصلحین نے بھانت بھانت کی توجیہات کر کے دین توحید کو بت پرستانہ بوقلمونی میں تبدیل کر دیا ہے۔ ایک خود ساختہ مصلح اٹھتا ہے اور کہتا ہے اسلامی پارٹی مصلحین مبشرین اور واعظین کی نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔ اس لئے بزور شمشیر لادینی حکومت کو اسلامی حکومت میں تبدیل کرنا انبیاء علیہم السلام کا مقصد رہا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرا اٹھتا ہے وہ کہتا ہے اسلام انسان کے پیٹ بھرنے اور لباس مہیا کرنے کا ضامن ہے۔ اور یہ ایک ربوبیت کا نظام ہے۔

الغرض اسلام میں جب سے اس قسم کے افلاطون ارسطو اور کارل مارکس پیدا ہونے لگے ہیں اور انہوں نے سلسلہ مجددین کے مقابلہ میں اپنی توجیہات اور عقلمندانہ تصریحات کا طوفان برپا کیا ہے اسلام جو وحدت کا دین تھا مختلف اور متضاد نظریات کا منتشر شیرازہ بن کر رہ گیا ہے اور ایک متلاشی حق کا ذہن اس طوفان بے تمیزی میں حقیقت کو معلوم کرنے کے ناقابل ہو گیا ہے کیونکہ ہر ایک دانشمند اپنا اپنا مال لیکر بازار میں کھڑا ہو گیا ہے اور نعرے لگا رہا ہے کہ میں بڑا عالم دین ہوں میری طرف آؤ۔ میں نظام اسلام کا داعی ہوں۔ میں مسلمانوں کی روٹی کپڑے کا انتظام کر سکتا ہوں۔ میں یہ ہوں میں وہ ہوں مسلمان یہ مختلف اور متضاد دعاوی سن سن کر بوکھلا گئے ہیں اور حیران و ششدر ہیں کہ کس طرف جائیں۔ الغرض۔

نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن

کا سا عالم ہو رہا ہے۔ حکومت ایک طرف حیران ہے کہ ملک میں اسلام کو کس طرح نافذ کیا جائے۔ ایک طرف مودودی کہتے ہیں ہماری سیاسی جماعت بڑی منظم ہے دیکھا ہم نے فوراً کام شروع کر دیا ہے۔ دوسری طرف احرار نے پکار رہے ہیں ابی ہمارے تو مولوی اسمبلیوں میں بھی پہنچ گئے ہیں۔ "منشی" مودودی (!) کا تو ایک آدمی بھی کامیاب نہیں ہوا۔ اور اس نے تو یہ کہا ہے اور وہ کہا ہے جس سے کوثر نیازی کے اصول کے مطابق ان کا نکاح ہی ٹوٹ گیا ہے یہ کس طرح اسلامی نظام قائم کر سکتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اسلام میں یہ تمام افراتفری جو اس وقت پھیلی ہوئی ہے یہ نتیجہ ہے اس امر کا کہ مسلمانوں نے قرآن و سنت کو نظر انداز اور اللہ تعالےٰ نے جو محافظت قرآن کا وعدہ فرمایا تھا اور حدیث مجددین میں جو پروگرام پیش کیا گیا تھا اس کو فراموش کر دیا ہے ہر زمانے کے چالاک اور خود پسند لوگوں نے لوگوں کو الٰہی پروگرام سے ہٹا کر اپنا اُلّو سیدھا کرنے کی کوشش کی ہے اور اس طرح اسلام میں خانہ جنگی کی سی صورت پیدا کر دی ہے۔

اگر لوگوں کو یہ چالاک، خود پسند اور خود ساختہ مصلحین گمراہ نہ کرتے اور مجددین کے راستہ میں حائل نہ ہوتے تو آج اسلام میں کوئی فرقہ نہ ہوتا اور اختلاف رائے واقعی ایک نعمت بن جاتا۔ ان مفاد پرستوں نے ہر زمانہ میں مجددین کی مخالفت کی اور راہ مستقیم سے ہٹا ہٹا کر لوگوں کو خود ساختہ پگ ڈنڈیوں پر ڈالتے چلے آئے ہیں اور حالت وہ ہو گئی ہے جس کی تفصیل اللہ تعالےٰ نے سورۃ صف میں بیان فرمائی ہے کہ

یاایھا الذین اٰمنوا
لم تقولون مالا تفعلون
کبر مقتاً عند اللہ ان
تقولوا مالا تفعلون۔
ان اللہ یحب الذین
یقاتلون فی سبیلہ
صفاً کانھم بنیانٌ
مرصوص۔

سوال یہ ہے کہ اب یہ

بنیانٌ مرصوص

بنے تو کس طرح بنے۔ اللہ تعالیٰ اس کے رسول اللہ اور تمام اہل اللہ کا جواب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ امام وقت کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ۔ نہ کوئی سنی رہے اور نہ کوئی شیعہ۔ نہ بریلوی اور نہ دیوبندی نہ مودودی اور نہ احراری نہ اہلِ حدیث نہ اہل قرآن بلکہ اس زمانے کے امام کو پہچانے اور اس کے ساتھ ہو جائے۔

ذیل میں ہم ایک جلیل القدر انسان کے ایک خط کا ایک ٹکڑا درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ متلاشیانِ حق کس طرح اپنی مراد کو پہنچتے ہیں:۔

"من عبدالکریم الیٰ اخی وحبی نصر اللہ خان
سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آج میرے دل میں پھر تحریک ہوئی کہ کچھ درد دل کی کہانی آپ کو سناؤں ممکن ہے کہ آپ بھی میرے ہمدرد بن جائیں اتنی مدت کے بعد یہ تحریک خالی از مصالح نہ ہوگی۔ محرک قلوب اپنے بندوں کو عبث کام کی ترغیب نہیں دیا کرتا۔

چوہدری صاحب! میں بھی ابن آدم ہوں۔ ضعیف عورت کے پیٹ سے نکلا ہوں ضرور ہے انسانی کمزوری تعلقات کی کششیں اور اور رقت مجھ میں بھی ہو بطن عورت سے نکلا ہوا اگر اور عوارض اسے چمٹ نہ جائیں تو سنگدل نہیں ہو سکتا میری ماں بڑی رقیق قلب والی بڑھیا دائم المرض موجود ہے۔ میرا باپ بھی ہے (اللھم عافہ ووالدہ ووفقہ للحسنیٰ) میرے عزیز اور نہایت ہی عزیز بھائی بھی ہیں اور اور تعلقات بھی ہیں تو پھر کیا میں پتھر کا کلیجہ رکھتا ہوں جو مہینوں گذر گئے یہاں دھونی رمائے بیٹھا ہوں یا کیا میں سودائی ہوں اور میرے حواس میں خلل ہے یا کیا میں مقلد کور باطن اور علوم حقہ سے نابلد محض ہوں یا کیا میں فاسقانہ زندگی بسر کرنے میں اپنے کنبہ اور محلہ اور اپنے شہر میں مشہور رہوں یا کیا میں مفلس نادار پیٹ کی غرض سے نت نئے بہروپ بدلنے والا قلاش ہوں۔ یعلم اللہ والملائکۃ یشھدون کہ میں بحمد اللہ ان سب معائب سے بری ہوں والا ازکی نفسی ولکن اللہ یزکی من یشاء۔

تو پھر کس بات نے مجھ میں ایسی استقامت پیدا کر رکھی ہے جو ان سب تعلقات پر غالب آگئی ہے بہت صاف بات اور ایک ہی لفظ میں ختم ہو جاتی ہے اور وہ یہ ہے امام زمان کی شناخت"

(ضرورت الامام صفحہ ۴۷-۴۸)

تبلیغِ اسلام کی وسعت کے پیشِ نظر وعدوں میں اضافے

جماعت احمدیہ دنیا پور ضلع ملتان کی طرف سے وعدہ جات میں -/۱۲/۵۷ روپے کے اضافہ کی رپورٹ موصول ہوئی ہے جن احباب نے پانچ روپے یا اس سے زائد اضافہ کیا ہے ان کے اسماء شکریہ کے ساتھ ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں قارئین کرام سے انکے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شیخ محمد اسلم صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ دنیا پور -/۲۹ اضافہ
شیخ محمد منیر صاحب دنیا پور -/۲۲ روپے اضافہ
شیخ محمد سلیم صاحب ” -/۱۸ ” ”
(وکیل المال تحریک جدید)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جدید علم کلام اور اس کے وسیع اثرات

مکرم نصیر احمد صاحب ناصر

۹

آپ کے علمی احسانات سے علماء کا استفادہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن پاک کے دقیق سے دقیق مسائل کو سلجھا کر مسلمانوں کے لئے قرآن فہمی کی سہولت پیدا کر دی۔

(۱) قرآنی قسموں کی فلاسفی۔ قرآن کریم میں مختلف مقامات پر سورج چاند اور دوسری چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ مسلمان ان کا مطلب نہیں بتا سکتے تھے۔ عیسائی اور آریہ قرآنی قسموں کا بہت مذاق اڑا رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے معارف اور فلاسفی بیان فرمائی اور اس شان کا بیان فرمائی کہ جو آپ کے مخالف ہیں وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ غیر احمدیوں میں سب سے زیادہ قرآن جاننے کا دعویٰ کرنے والے مولوی ابوالکلام صاحب آزاد ہیں۔ وہ ایک جگہ قسم کی فلاسفی بیان کرتے ہیں کہ گویا خود ان کے کاوش و فکر کا نتیجہ ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی اور آئینہ کمالات اسلام میں اسے بیان کیا ہے۔

مولوی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں۔

"قسم کے معنی شہادت کے ہیں اور دلالت کے ہیں وہ ایک شاہد ہے جو کہ اپنے مابعد کے دعوے کے لئے پیش کیا ہے۔ قسم کا مقصد استشہاد ہوتا ہے۔ ہم خدا کی قسم کھاتے ہیں یعنی یہ کہتے ہیں کہ خدا شاہد ہے کہ ہم نے جھوٹ نہ بولا۔ سورہ الفجر هل في ذالك قسم لذي حجر یعنی ان چیزوں میں صاحب عقل کے لئے بڑی شہادت ہے۔ منافقین کہتے ہیں انک لرسول الله۔ اللہ نے اس کی تکذیب کی۔ اور کہا اتخذوا ایمانهم جنة پس خود خدا نے خود ہی شہادت کو قسم سے تعبیر کیا۔ لیکن چونکہ عوام مفسرین و متاخرین نے اس حقیقت پر غور نہیں کیا۔ اس لئے وہ اس دھوکا میں پڑ گئے کہ قسم ان چیزوں کی کھائی جاتی ہے جن میں بڑائی اور عظمت ہو۔ اس لئے تمام قسموں میں صرف عظمت کو ہی تلاش کرتے ہیں امام رازی گو فرماتے ہیں کہ قسم ایک قسم کی دلیل ہے لیکن چونکہ اصل حقیقت سے پوری طرح متاثر نہیں۔ اس لئے غلطی کو شروع کر دیتے ہیں۔" (البلاغ نمبر ۵-۶-۱۲)

دیکھو کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان کردہ فلاسفی کو اپنے دماغ کا نتیجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اور ریب مفسرین و متاخرین پر اپنا فخر جتایا ہے۔

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور کریم بخش صاحب نے اپنی کتب "ترک اسلام" اور "برق اسلام" میں اسی فلاسفی کو پیش کرتے ہوئے دھرم پال کے مشہور اعتراض کا جواب دیا ہے۔

عرش کی حقیقت۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرش کی حقیقت واضح فرمائی۔ مخالفین کی طرف سے اس کے متعلق ایسے اعتراض ہوتے تھے کہ مسلمان کہلانے والے ان کا کوئی جواب نہ دے سکتے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرش کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ عرش مخلوق ہے اور اس سے مراد خدا کی حکومت ہے۔

آپ فرماتے ہیں:-

"پس استوی علی العرش میں ایسا قرار پکڑنا بھی مراد ہے جو جناب باری کے مناسب حال ہے اور وہ مقام تنزہ اور تجرد ہے۔" (رسالہ کلام المبین)

پھر فرماتے ہیں:-

"عرش کوئی جسمانی چیز نہیں بلکہ وراء الوراء ہونے کی ایک حالت ہے۔" (ملاحظہ ہو چشمہ معرفت ص۲۶۷)

چنانچہ علماء نے اس سے بھی فائدہ اٹھا کر عرش کے متعلق عجیب و غریب قسم کی لغو بحثوں کو ترک کر دیا۔ موجودہ تفاسیر اور خصوصاً کتب علم کلام میں اس کی واضح مثالیں موجود ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے مخالف مولویوں کو دعوت دیتے ہوئے رسالہ کلام المبین میں اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"افسوس ہے کہ اگر آپ کے نزدیک عرش مخلوق ہونے کا ثبوت ایسا ہی قطعی ہے تو آپ مرزائے قادیانی کو کیوں نہیں دکھاتے جس نے اشتہار دیا ہوا ہے کہ جو مجھ کو عرش کا مجسم ہونا ثابت کر دے ایک ہزار مجھ سے انعام لے لے۔ کیا میں ہی آپ کے پنجۂ ظلم کا مشق ہوں۔"

حقیقت یاجوج ماجوج

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل یاجوج ماجوج کی حقیقت کے متعلق مسلمانوں میں عجیب و غریب قصہ جات مشہور تھے۔ آپ نے فرمایا یاجوج ماجوج سے مراد ایسی قومیں ہیں جو آخری زمانہ میں دنیا پر غالب ہوں گی۔ اور ان کی کوششوں کے نتیجہ میں اسلام کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا جائے گا۔ تب خدا تعالیٰ مسیح موعود علیہ السلام کو ذوالقرنین بنا کر بھیجے گا۔ اور اس ذوالقرنین کی کوششوں اور دلائل و براہین سے وہ یاجوج ماجوج ہلاک اور پسپا ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اقوام جن کو میں یاجوج ماجوج کہتا ہوں یہی انگریز اور روسی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحقیق سے بھی دوسروں نے فائدہ اٹھایا ہے اور عجیب و غریب قصوں کو تسلیم کرنے کی بجائے بعض خاص اقوام کو یاجوج و ماجوج قرار دیا ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون

مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے نزدیک بھی یاجوج ماجوج کی اصل حقیقت وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرما چکے ہیں۔ اور مولانا نے آپ کی اس تحقیق کو تسلیم کیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:-

"عرب قریش سے نکل گیا۔ اور اس قوم کے سر پر تاج زریں ہو کر چمکا جس نے فقط اپنی سطوت ہی سے اس دین کی حمایت کا بیڑا نہیں اٹھایا تھا بلکہ اکثر نے اپنے خون سے بھی ہر تو نہال اسلام کو سینچا۔ وہ اس دشوار گزار گھاٹی میں گھٹنے ٹیک کر سد سکندری میں بیٹھی جہاں سے یورپین یاجوج ماجوج ہمیشہ ان پر ٹڈی اور مظالم کے سیلاب بہاتے تھے۔" (تقریر لیوہارہ ۲۱ جنوری ۱۹۲۱ء)

تحریک وصیت

از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"یہ شرائط ضروریہ ہیں جو اوپر رسالہ الوصیت میں نقل لکھی گئی ہیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائے گا۔ جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو۔ وہ اس کارروائی میں ہمیں اعتراضوں کا نشانہ بناویں۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الم۔ احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا امنا وهم لا يفتنون - کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ قبرستان میں دفن کیا جائے۔ کس قدر دور از حقیقت ہے۔ اگر یہی ادا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی۔ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلا وے۔ اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔"

مرسلہ۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کیلئے تحریک دُعا

(از حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب مقیم نخلہ)

حضرت شاہ صاحب دو ماہ سے زائد عرصہ سے صاحب فراش ہیں اور کافی عرصہ تک لاہور کے C.M.H ہاسپٹل میں زیر علاج رہنے کے بعد اب ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اگرچہ شاہ صاحب کی بیماری سخت قسم کی تھی اور آپ کو کئی بار بیہوشی کے دورے بھی ہوتے رہے ہیں اور حالت نہایت تشویشناک ہوتی رہی ہے۔ مگر احباب کی پرسوز دعائیں رحم ربی کو کھینچتی چلی جا رہی ہیں۔ اور حضرت شاہ صاحب کے مرض کی شدت رُک جاتی رہی ہے۔

میں ان سطور کے ذریعہ احباب کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ احباب ان کے لئے دعائے صحت کا سلسلہ جاری رکھیں۔ دعا کی یہ تحریک خصوصیت کے ساتھ میں اس لئے کر رہا ہوں کہ میں نے آج سے قریباً چھ ہفتے پہلے رؤیا میں دیکھا تھا کہ شاہ صاحب قادیان کی ایک مسجد میں ہیں جو مسجد اقصیٰ کے مشابہ مسجد ہے۔ دیکھا کہ آپ نماز سے فارغ ہو کر باہر آنے لگے ہیں۔ اسی وقت میں بھی مسجد میں داخل ہوا ہوں اور آں محترم کو دیکھ کر جوش محبت سے ملنے کے لئے تیز قدمی کے ساتھ آگے بڑھتا ہوں اور شاہ صاحب بھی مجھے دیکھ کر محبت کے ساتھ میری طرف بڑھے ہیں اور ہم نے محبت بھرا معانقہ کیا ہے۔ اس وقت حضرت شاہ صاحب کا چہرہ بشاش بشاش اور صحت مند ہے۔ اور آپ کا لباس خوبصورت اور قیمتی ہے جو آپ کے جسم پر بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ رؤیا بظاہر آپ کی صحت یابی کی خوشخبری ہے۔ مجھے امید ہے احباب کرام کی متضرعانہ دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کو جذب کر لیں گی اور شاہ صاحب کو شفائے کامل نصیب ہو گی۔ آپ ترجمہ صحیح بخاری کے ختم کرنے کے بہت متمنی ہیں۔ اور میرے نزدیک ان کی موجودہ بیماری ترجمہ کے کام کے بار کا نتیجہ ہے۔ یہ کام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خدمت دین کے اس زمانہ میں سب سے بڑے فدائی ہیں۔ آپ کے سپرد کیا ہوا ہے۔ پس جہاں حضرت شاہ صاحب کا ذاتی ذوق اور شوق ترجمہ صحیح بخاری شریف کے لئے آپ کو ہر دم جوشش دلاتا رہتا ہے وہاں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد عالی بھی آپ کو بے چین کئے رکھتا ہے کہ کسی طرح یہ کام انجام پا جائے۔

ان حالات میں ہمارا ان کے لئے دعائیں کرنا ہو گا کرشہیدوں میں شامل ہونے کے مترادف ہو گا۔

اعلان چندہ ناصرات الاحمدیہ

چندہ ناصرات الاحمدیہ کے اعلان کے بعد کئی ایک لجنات نے اس کی طرف توجہ کی اور چندہ بھجوایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مہربانی فرما کر تمام لجنات ناصرات کے چندہ کی طرف توجہ دیں۔ بچپن میں چندہ دینے کی عادت پیدا کرنے کے لئے لازمی ہے کہ ہر احمدی بچی سے چندہ وصول کیا جائے۔ ہمارا مالی سال ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی ہے۔ اور چندہ کی وصولی بجٹ سے بہت کم ہوئی ہے۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ دار الصدر شرقی ربوہ کی طرف سے وعدہ جات تحریک جدید میں اضافہ

مکرمہ رضیہ درد صاحبہ سیکرٹری محلہ دار الصدر شرقی نے اطلاع دی ہے۔ کہ تحریک جدید کے وعدہ جات میں اضافہ کی غرض سے سیکرٹری اور نائب صدر محترمہ امۃ السلام صاحبہ نے تمام حلقہ کا دورہ کیا جس سے ۱۵ ممبرات نے اپنے وعدہ جات میں ۱۳/۵۰ روپے کا اضافہ کیا۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ سب بہنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

لحم الخنزیر — اسلام اور سکھ مذہب کی رو سے

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

(۲)

سکھ لٹریچر میں سؤر کو ایک گندہ اور ناپاک جانور تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ:۔

خوک مل ہاری
گج گدھا بھبوت دھاری

{ دسم گرنتھ ص۱۵
و گورمت مارتنڈ حصہ دوم ص۵۳ }

دسم گرنتھ کے مندرجہ بالا قول میں سؤر کو ایک گندگی خور اور گندا جانور تسلیم کیا گیا ہے۔ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب کے ص۱۳۷۲ پر بھی سؤر کو گندگی خور جانور تسلیم کیا گیا ہے اور اسلام نے بھی اس کا گوشت اسکے گندہ اور ناپاک جانور ہونے کی وجہ سے ہی حرام قرار دیا ہے اور گورو نانک جی کا بھی یہ واضح ارشاد ہے کہ گندی اور ناپاک اشیاء کھانے والے لوگ بے وقوف ہیں اور وہ اپنی عزت برباد کرتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب میں بھی سؤر کا شمار گندے اور ناپاک جانوروں میں کیا گیا ہے چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

گور مت ہینیہ جو پرانی دھر گنت جنم بھرسٹھیہ
کوکر سوکر گردبھ کاکہ سرپ تل کھلیہ

(گورو گرنتھ صاحب سلوک سسکرتی محلہ ۵ ص۱۳۵۷)

یعنی جو لوگ مرشد کامل کی بیعت نہیں کرتے وہ ناپاک اور گندے ہیں۔ اور وہ کتے، سؤر، گدھے، کوے اور سانپ کی مانند ہیں۔

کتا۔ کوا۔ گدھا اور سانپ ایسے جانور ہیں جنہیں کوئی بھی سکھ بطور خوراک استعمال نہیں کرتا بلکہ انہیں حرام تصور کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سب گندے اور ناپاک جانور ہیں۔ ان میں ہی سؤر کو شامل کیا گیا ہے جس سے سؤر کے گوشت کی حرمت واضح ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

جن ورش ست گور پورکھ نہ پائیا
تے بھاگ ہین جم مارے
سے سوکر کوکر گردھب پیہہ گرہ جونی
جبیئے مارے ہہاں ہتھیارے

(گورو گرنتھ صاحب راگ گوجری محلہ ۴ ص۴۹۳)

اسکے علاوہ گوربانی میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ:۔

۱۔ سوکر کوکر جون بھر سے تو لاج نہ آئی
رام نام چھاڑ امرت کاہے بکھ کھائی

(گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری کبیر ص۶۹۲)

۲۔ سوکر سوان گرودبھ منجارا
پشو ملیچھ نیچ چنڈالا
گورتے منہ پھیرے تن جون بھوائیے
بندھن باندھیا آئیے جائیے

(گورو گرنتھ صاحب بلاول محلہ ۱ ص۸۳۲)

۳۔ کوکر سوکر کہیئے کوڑیارا
بھونک مرہے بھو بھو ہارا
من تن جھوٹھے کوڑ کماوہے
درمت درگاہ ہارا ہے

(گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱ ص۱۰۲۹)

۴۔ سادھ سنگت کیہو نہیں کینی رچیو دھندے جھوٹھ
سوان سوکر بائس جیو بھٹکت چالیو اوٹھ

(گورو گرنتھ صاحب مارو کبیر ص۱۱۴۵)

۵۔ ایک بھگت بھگوان
جہہ پرانی کے ناہیں من
جیسے سوکر سوان نانک
مانو تہہ تن

(گورو گرنتھ صاحب سلوک محلہ ۹ ص۱۴۲۸)

گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا اقوال میں سؤر کو کتے گدھے اور کوے وغیرہ کو ناپاک اور گندے جانوروں میں شمار کیا گیا ہے اس سے بھی اسی امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ سکھ مذہب کی رو سے بھی سؤر ایک ناپاک اور گندہ جانور ہے۔ اور یہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ سکھ مذہب کی رو سے ہر شخص کے لئے صاف اور ستھری اشیاء کا کھانا ہی مناسب ہے۔ گندی اور ناپاک اشیاء ممنوع ہیں۔

بعض سکھ سو ساکھی کا مندرجہ ذیل حوالہ پیش کر کے سکھوں کے لئے سؤر کا گوشت جائز خیال کرتے ہیں:۔

سور کھائے سو خالصہ سور مردنی سکھ
گورسکھ سو جانئے جو سدا سمالے بھکھ

(سو ساکھی۔ ساکھی ۶۷ و گور پرتاپ سورج رت ۴۔ انسو ۱)

یعنی۔ خالصہ جی کے لئے سؤر کا گوشت کھانا ضروری ہے اگر خالصہ جی سؤر نہ کھائیں تو انکی سکھی مشکوک ہو جائیگی۔

ایک مشہور سکھ ودوان بھائی ویر سنگھ جی نے سو ساکھی کے مندرجہ بالا قول کے یہ معنے بیان کئے ہیں:۔

"ہاروں کو جو کھانیوالا ہے اور ہے اسے مل ڈالنے والا خالصہ ہے۔ اور وہ سکھ ہے جو ہمیشہ (بھیکھ =) سکھ دھرم کی حفاظت کی جائے۔" (ترجمہ از گور پرتاپ سورج سمیادت ص۵۳۴۸)

ایک اور سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔ "جو لوگ سور کھائے وہ خالصہ کہتے ہیں اور جو گوشت خوروں سے دور بھاگتے ہیں وہ دونوں بے وقوف ہیں اور سکھ مذہب کی حقیقت سے نابلد ہیں۔

(ترجمہ از گورمت سدھاکر ص۲۳۲)

اسکے علاوہ سو ساکھی کے قدیمی نسخوں میں سور کھانے کی بجائے یہ مرقوم ہے کہ:۔

تُرس کھائے سو خالصہ مور مردنی سکھ
گور کا سکھ سو جانئے سدا سمالے بھکھ

(رتن مالا ساکھی ص۶۷)

نیز جس سو ساکھی کی بنا پر سکھوں کے لئے سور کا گوشت کھانا جائز تسلیم کیا جاتا ہے اس میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:۔

دس ستمبر سے بعد آنیوالی کوئی تجویز ایجنڈا انصار اللہ میں شامل نہیں ہوسکیگی

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

"پالیا کھائے نہ سور"

سو ساکھی - ساکھی ۵۸

{ دگورو پرتاپ سورج رت ۱۰ - انسو ۵۰)

گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ :-

"پالا ہوا سوّر نہ کھایا جائے"

(ترجمہ از تواریخ گورو خالصہ صہ ۱۱۶۴)

مشہور سکھ ودوان بھائی دیر سنگھ جی نے گورو پرتاپ سورج گرنتھ کی شرح میں لکھا ہے کہ :-

"پالتو سوّر بہت گندی اشیاء کھا کر پلتا ہے"

(ترجمہ از گورپرتاپ سورج سمپادت ۵۱۸۲)

گویا کہ سکھ مذہب میں پالتو سوّر کا گوشت اس لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے کہ وہ گندگی خور ہے اور گندہ جانور ہے اور سوّر کے گوشت سے متعلق اسلام کا یہی نظریہ ہے کہ وہ ایک گندہ جانور ہے

مشہور سکھ بندگ بھائی گورداس جی نے گرہستی لوگوں کے لئے بکری کا گوشت پاکیزہ خوراک بیان کی ہے جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ

"ہوئے نمانی بکری دین دنی وڈیائی پائی ماس پوتر گرہست نوں آندوں تار ویچار وجائی"

(وار ۲۳ - پوڑی ۱۳)

گیانی ہزارہ سنگھ جی نے بھائی گورداس جی کے مندرجہ بالا قول کے یہ معنے بیان کئے ہیں :-

"بکری نرمان (عاجز) ہے اس لئے دونوں عالموں میں اس کی سوبھا ہے . . . گرہستی کے لئے اس کا گوشت پوتر مانا گیا ہے"

(واراں بھائی گورداس مترجم صہ ۴۲۳)

مشہور سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے بھائی جی کے مندرجہ بالا قول سے متعلق یہ بیان کیا ہے :-

"بھائی جی کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ برہمچرج برتی والے دھرم پرچارکوں کے لئے گوشت خوری کی ضرورت نہیں گرہستی لوگ اپنی خواہش کے مطابق کھالیں تو کوئی گناہ نہیں"

(گورمت سدھاکر صہ ۲۲۵)

الغرض سکھ مذہب کی رو سے بھی گندے اور ناپاک جانوروں کا گوشت بطور خوراک استعمال نہیں کیا جا سکتا اور بکری وغیرہ پاک جانوروں کا صاف ستھرا اور پاکیزہ گوشت کھایا جا سکتا ہے اور سوّر کو سکھ کتب میں "مل ہاری" بیان کر کے گندے اور ناپاک جانوروں میں شمار کیا گیا ہے اس کے بعد بھی اگر کوئی سکھ سوّر کا گوشت کھانے پر مصر ہے اور بغیر اس کے سکھی کو مشکوک خیال کرتا ہے تو یہ اس کا اپنا ذاتی فعل ہوگا سکھ مذہب میں ایسا کوئی واضح حکم نہیں ہے جس میں سوّر کے گوشت کو حلال قرار دیا گیا ہو۔

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے اس سلسلہ میں یہ شہادت دی ہے کہ :-

"سکھ سوّر کو کھانے والے جانوروں میں شمار کرتے ہیں لیکن سکھ مذہب میں اس کے لئے کوئی خاص حکم نہیں ہے"

(ترجمہ از مہان کوش صہ ۶۷۲)

پس جو سکھ سوّر کے گوشت کو جائز خیال کرتے ہیں اور کھاتے ہیں یہ ان کی اپنی ذمہ داری ہے گورو گرنتھ صاحب دسم گرنتھ صاحب یا داراں بھائی گورداس وغیرہ مستند سکھ کتب میں اس قسم کا کوئی حکم نہیں ملتا جس میں کہ سوّر کے گوشت کو حلال قرار دیا گیا ہو ہاں ایسے شعر موجود ہیں جن میں سوّر کا ذکر حرام اور گندے جانوروں کے ساتھ کیا گیا ہے اور اسے ایک گندہ اور ناپاک جانور قرار دیا گیا ہے

گورو نانک جی اس دنیا میں ستر (۷۰) برس کے قریب زندہ رہے ہیں اور ان کے سوانحی حالات بالتفصیل سکھ کتب میں مرقوم ہیں کوئی سکھ ودوان یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ گورو جی نے اپنی عمر کے کسی بھی حصہ میں سوّر کا گوشت بطور خوراک استعمال کیا ہو۔ یا سوّر کو حلال جانور تسلیم کیا ہو۔

کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

مشہور مصنف محسن فانی نے جو گورو ہرگوبند جی کے ہم عصر تھے اور گورو صاحب موصوف سے ان کے دوستانہ تعلقات تھے گورو نانک جی سے متعلق یہ گواہی دی ہے کہ :-

"خمر و گوشت خوک را حرام شود"

(دبستان مذاہب صہ ۲۲۳)

یعنی :-

"(گورو نانک جی) شراب اور سوّر کے گوشت کو حرام سمجھتے تھے"

(ترجمہ از کھوجک اتیاسک پترے صہ ۲)

یاد رہے کہ محسن فانی نے اپنی کتاب میں گورو نانک سے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے جیسا کہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ :-

"اس مصنف نے سکھ گورو صاحبان سے متعلق تمام باتیں گورسکھوں سے سن کر اور تصدیق کر کے لکھی ہیں جن پر ہمیں یقین کرنا چاہیئے"

(ترجمہ از رسالہ سنت سپاہی امرتسر جون ۱۹۴۸ء)

اس سلسلہ میں گورو نانک جی کا اپنا ارشاد یہ ہے ؎

"سوّر شرع منع ہے"

(جنم ساکھی ولایت والی صہ ۲۵۰)

جنم ساکھی بھائی بالا کے ایک مقام پر گورو نانک جی کی طرف منسوب کر کے سوّر کی حرمت سے متعلق یہ لکھا ہے کہ :-

سوّر بیراہوں اپجایا تس لوچن کر اوتار

سب پیغمبراں چھڈ یا کر حرام اہار

(جنم ساکھی بھائی بالا کے صہ ۱۵۱)

یعنی سور اس لئے حرام قرار دیا گیا ہے کہ اس کی شکل میں بیراہ نام کا اوتار ہوا تھا اور تمام پیغمبر علیہم السلام اس کا گوشت بطور خوراک استعمال کرنا حرام سمجھتے رہے ہیں۔

جہاں تک انبیاء علیہم السلام کی ذات کا سوال ہے یہ درست ہے کہ کسی ایک نے بھی سوّر کا گوشت بطور خوراک استعمال کرنا جائز قرار نہیں دیا البتہ یہ بات غلط ہے کہ اس کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ سوّر کی شکل میں ایک اوتار ظاہر ہوا جسے براہ نام سے موسوم کیا جاتا ہے مسلمان تو اوتار فلاسفی کے قائل ہی نہیں۔

اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ یہ بیان کیا ہے کہ :-

"گورو نانک جی نے کہا کہ مسلمان سوّر (کا گوشت) اس لئے نہیں کھاتے کہ دشمنوں نے براہ (سوّر) کا اوتار دھارن کیا تھا۔ شاعر نے اس بات کی طرف توجہ نہیں دی کہ دشنوں کے مچھ اوتار دھارن کرنے پر بھی ہندو مسلمان مچھلیاں کھاتے ہیں"

(ترجمہ از گورمت سدھاکر صہ ۱۴ دیباچہ)

ایک اور مقام پر سردار صاحب موصوف نے یہ بیان کیا ہے کہ :-

"اس (مکے کی گوشٹ) کتاب کے شاعر نے کئی من گھڑت کہانیاں بھی گھڑلی ہیں مثلاً یہ کہ مسلمان سوّر اس لئے نہیں کھاتے کہ بھگوان نے براہ (سوّر) کا اوتار دھارن کیا تھا"

(ترجمہ از مہان کوش صہ ۲۱۸۱)

ایک اور سکھ ودوان نے اس بارہ میں یہ لکھا ہے کہ :-

"کسی سکھ نے مکے کی گوشٹ نام کی ایک پوتھی لکھی تھی . . . اس میں ایک بہت عجیب بات یہ بیان کی گئی ہے کہ مسلمان سوّر کا گوشت اس لئے نہیں کھاتے کہ بھگوان نے براہ (سوّر) کا اوتار دھارن کیا تھا یہ بہت مضحکہ خیز بات ہے"

(تواریخ گورو خالصہ پنتھ صہ ۱۴۷)

سکھ ودوان نے اس بارہ میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے جنم ساکھی بھائی بالا میں سوّر کی حرمت کی جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کوئی بھی مسلمان اس کا قائل نہیں کہ سوّر اس لئے حرام ہے کہ اس کی شکل میں براہ اوتار ظاہر ہوا تھا اسلام نے سوّر کو ایک گندہ اور ناپاک جانور ظاہر کر کے اس کا گوشت کھانا ممنوع قرار دیا ہے۔ اوتاروں کے عقیدہ کا رد کیا ہے۔

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ سوّر کے گوشت سے متعلق اسلام اور سکھ مذہب میں سدھانتک اشتراک پایا جاتا ہے اسلام نے بھی سوّر کو ایک نہایت گندہ اور گندگی خور جانور بیان کر کے اس کا گوشت حرام قرار دیا ہے اور سکھ مذہب میں بھی "خوک ملہاری" اور "پالیا کھائے نہ سور" کے الفاظ بیان کر کے اسلام کی بیان کردہ بات کی تصدیق کی ہے اور اسے ایک گندگی خور جانور قرار دیا ہے

نیز گورو نانک جی بھی سوّر کے گوشت کو حرام تصور کرتے تھے اور گورو گرنتھ صاحب میں بھی اسے کتے گدھے، کوّے، وغیرہ حرام اور گندے جانوروں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے اس کے بعد بھی اگر کوئی سکھ سوّر کے گوشت کو جائز خیال کرتا ہے تو یہ اس کی ہٹ دھرمی ہوگی۔

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کی طرف سے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

مورخہ ۱۲؍اگست کو پاکستان کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے بڑے اہتمام کے ساتھ منعقد کئے جن میں رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محامد پر تقاریر کی گئیں اور حضور کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ان جلسوں کی مفصل روئیدادیں بوجہ عدم گنجائش درج نہیں کی جا سکتیں البتہ صرف ان مقامات کے نام ذیل میں درج کر دیئے جاتے ہیں جہاں جلسے منعقد کرنے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں

خوشاب۔ حافظ آباد۔ کوہاٹ۔ ڈھاکہ مشرقی پاکستان کوکھووال چک ۱۲ ضلع لائل پور کھاریاں ضلع گجرات قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ کوٹ احمدیاں ضلع تھرپارکر سانگلہ ہل چوہڑکانہ منڈی چک ۱۱/۶-L ضلع منٹگمری سیالکوٹ اوکاڑہ چک منگلہ ضلع سرگودھا چک ۱۷۰-A ٹی ڈی اے ضلع مظفر گڑھ۔ کوٹ مومن ضلع سرگودھا جھنگ صدر۔

فتاویٰ احمدیہ کی ضرورت

دارالافتاء کو مجموعہ فتاویٰ احمدیہ مرتبہ محترم مولوی فضل محمد صاحب ہرسیاں کی ضرورت ہے فتاویٰ کا پرانا ایڈیشن چاہیئے نیا ایڈیشن جس کے ٹائٹل پیج پر منہج المصلیٰ۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ۔ اسرار شریعت کے تین عنوان ہیں اور اندر حاشیہ پر اسرار شریعت کی عربی عبارت ہے وہ درکار نہیں ہے۔ جس دوست کے پاس پرانا ایڈیشن ہو وہ قیمتاً دارالافتاء میں بھجوا کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ جزاکم اللہ

(ملک سیف الرحمٰن ناظم دارالافتاء ربوہ)

نماز باجماعت

حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا :-

"جماعت کی نماز اپنے گھر کی نماز اور اپنے بازار کی نماز پر پچیس درجے (ثواب) فضیلت رکھتی ہے اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور مسجد میں محض نماز کے ہی ادا کرنے کو آئے تو وہ جو قدم رکھتا ہے اس پر اللہ ایک درجہ اس کا بلند کر دیتا ہے یا ایک گناہ معاف فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو نماز میں سمجھا جاتا ہے جب تک کہ نماز اسے روکے اور فرشتے اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اس مقام میں رہے جہاں نماز پڑھتا ہے فرشتے یوں دعا کرتے ہیں اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ (اے اللہ اسے بخش دے اے اللہ اس پر رحم کر) یہ دعا اس وقت تک رہتی ہے جب تک وہاں حدث نہ کرے" (تجرید بخاری حصہ اول صہ ۱۲۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

قسط نمبر ۴

نصرت گرلز سکول ربوہ (چھوٹا گروپ)

ششم اے

عابدہ بشریٰ ۲۳ دردانہ ۳۹

ششم بی

ارشاد بیگم ۴۲ منیرہ خانم ۳۷
زاہدہ پروین ۲۶ سلمیٰ ۲۲
امۃ الباسط ۲۸ مبشرہ ۲۵
نصیرہ ۲۳ صفیہ ۲۴
رقیہ خانم ۲۲ زاہدہ پروین ۲۳
امۃ الرشید ۲۹ قدسیہ فردوس ۴۰
مسعودہ جہاں ۲۹ کشور ۳۳
زینت شہناز ۳۴ صالحہ پروین ۲۳
حمیدہ بیگم ۲۰ امۃ السلام ۲۶
شاکرہ ۲۶ شہناز پروین ۳۶
طاہرہ تسنیم ۳۶ حفصہ فردوس ۳۲
ناصرہ عشرت ۳۳ زاہدہ پروین ۳۲

ششم سی

امۃ الحفیظ ۲۵ امۃ الجمیل اختر ۳۷
امۃ الشکور ۱۷ ریحانہ شاہین ۲۸
شگفتہ سلام ۲۴ بشریٰ ۲۶
امۃ الرشید ۳۰ سلطانہ ۲۴
شہناز ۲۳ رفعت منظور ۳۱
سعیدہ نصرت ۲۶ امۃ القدیر ۲۶
نسیم اختر ۱۷ ذکیہ بیگم ۱۷
طاہرہ حمید ۳۵ ثریا ضیاء ۳۵
نسیم نگہت ۳۶ بشریٰ فوزیہ ۳۵
نصرت جہاں ۳۸ امۃ السلام رفعت ۲۶
طاہرہ صابرہ ۲۷ فوزیہ بشریٰ ۳۰
حفصہ محمودہ ۳۹ عائشہ صدیقہ ۳۸
شمیم اختر ۲۶

پنجم اے

ناصرہ نسرین ۲۷ امۃ الرافع ۲۹
سلیمہ بیگم ۲۶ سلطانہ ۲۶
مجیدہ سلیمہ ۱۷ امۃ الرؤف ۱۷
محمودہ خانم ۳۲ نادرہ یاسمین ۲۷
شریفہ بی بی ۲۵ محمودہ ۲۰
امۃ الرؤف ۲۶ شاہدہ نسرین ۳۰
عتیقہ کوثر ۱۷ ناصرہ نسرین ۲۷
مجاہدہ پروین ۳۹ بشریٰ پروین ۱۹
امۃ النصیر ۴۳ نسیم اختر ۴۲
شمیم اختر ۱۷ زبیدہ بیگم ۳۸
ناصرہ پروین ۳۵ امۃ النصیر ۴۲
امۃ الرشید ۲۰ منصورہ خانم ۱۹
منصورہ ملک ۲۷ امۃ السلام ثمر ۳۲

امۃ القیوم ۳۲ زاہدہ پروین ۲۹
امۃ الماجد قریشی ۲۹ امۃ المتین طاہرہ ۳۴
شمیم اختر ۳۷ رضیہ سلطانہ ۲۰
زینت سمیع ۳۷ منصورہ شریف ۳۰
شاہدہ ۴۳ امۃ الشکور ۲۴

پنجم بی

مسعودہ بی بی ۲۹ قمر النساء ۲۰
امۃ الباسط ۲۰ بشیراں بیگم ۲۸
جمیل بیگم ۲۳ رشیدہ زرینہ ۳۸
خالدہ مسرت ۳۷ مبشرہ روبینہ ۲۹
امۃ النصیر نصرت ۳۷ امۃ الجمیل باجوہ ۴۱
شریفہ فرحت ۱۹ ثریا بیگم ۳۰
شاہین قیصر ۲۴ صبیحہ بیگم ۲۷
کشور آرا ارشد نذیر ۴۰ رضیہ ۳۶
تسنیم اختر ۲۴ امۃ المومن ۲۷
شاہدہ مفتی ۳۱ امۃ الحمید فوزیہ ۳۴
طیبہ بشریٰ ۳۵ ناصرہ ۳۶
بشریٰ بیگم ۳۱ طاہرہ مبشرہ ۳۹
امۃ الواسع ۳۰ بشریٰ طاہرہ ۴۰
نصرت جہاں ۲۱ راشدہ نسرین ۳۸
طاہرہ پروین ۳۰ منصورہ ناہید ۳۴
کشور تسنیم ۳۰ عابدہ خانم ۲۷

پنجم سی

خالدہ پروین ۲۱ امۃ الحکیم ۴۱
حامدہ بشیر ۳۳ ریحانہ تنویر ۲۴
راحت ملک ۳۴ نصرت پروین ۳۷
امۃ المومن ۳۰ بشریٰ بیگم ۳۹
امۃ الکریم ۳۰ امۃ الحیٔ ۲۵
شہناز اختر ۳۸ امۃ النصیر ۲۱
امۃ النصیر ۳۴ امۃ الواسع ۲۸
بشریٰ شاہدہ ۲۱ طاہرہ پروین ۳۵
امۃ المتین ۲۱ آمنہ فرحت ۲۴
زاہدہ پروین ۲۱ زاہدہ پروین ۲۵
طیبہ خانم ۴۰ شاہدہ پروین ۳۳
امۃ الرفیق ۲۹ طاہرہ بشریٰ یاسمین ۳۶
فائزہ محمد شریف ۲۹ بشریٰ احسان ۱۹
امۃ المسیح ۳۵ امۃ المجیب ۱۸
راشدہ کوثر ۳۷ امۃ المتین ۲۶
پروین کوثر ۳۵ صادقہ منصورہ ۲۳
شکیلہ اختر ۲۹

چہارم اے

جلیل بشریٰ ۳۳ رفیقہ صداقت ۱۷
رشیدہ ۳۵ اختر بیگم ۱۹
نور بیگم ۳۶ شوکت خانم ۱۸

نعیمہ بیگم ۳۷ ناصرہ طلعت ۲۵
زاہدہ نسرین ۲۸ امۃ الباسط ۲۴
نعیمہ ثروت ۲۳ حمیدہ خالدہ ۱۷
رضیہ فردوس ۲۱ امۃ الرشید باری ۲۰
سلیمہ طاہرہ ۱۷ شاہین تبسم ۲۳
زینت پروین ۳۲ سلمیٰ نسرین ۳۱
سعیدہ بشریٰ ۲۰ حبیبہ ۲۳
امۃ الحیٔ ۳۴ حلیمہ بیگم ۱۹
سعیدہ ثمینہ ۳۲ آنسہ شاہدہ ۲۲
امۃ الحیٔ فرخ ۱۷ بشریٰ منان ۲۰
امۃ الرفیق ۲۷ فضیلت پروین ۲۷
امۃ المومن ۲۱ امۃ الجمیل ۱۷
امۃ الحلیم ۱۹

چہارم بی

امۃ الجمیل ۲۶ عذرا شہناز ۲۴
بشریٰ شریف ۲۴ نصرت جہاں ۳۴
بشریٰ پروین ۱۷ صادقہ پروین ۱۵
راشدہ پروین ۱۹ امۃ الرحمٰن ۱۷
ریحانہ فرحت ۳۱ طیبہ خانم ۱۸
بشریٰ بی بی ۲۰ بشریٰ شاہدہ ۲۵
امۃ الشکور کشور ۳۴ زاہدہ پروین ۱۷
نصیرہ پروین ۲۲ نذیرہ بیگم ۲۹

چہارم سی

حبیبہ بی بی ۱۷ طاہرہ شہناز ۱۸
نصرت ۲۹ صفیہ بیگم ۲۲
نصرت بیگم ۲۰ مبارکہ بیگم ۱۷
عقیلہ ۲۲ مسعودہ بیگم ۲۰
صبیحہ ناصرہ ۱۸ شاہدہ ۲۵
حمیدہ ۱۸ امۃ السلام ۱۷
امۃ الحیٔ فرحت ۱۷ امۃ الحیٔ ۱۷
رضیہ سلطانہ ۱۸ بشریٰ کوثر ۲۱
ثمر نسرین ۲۰ امۃ القیوم ۲۹
بشارت جمیل ۲۶ زینب بیگم ۱۹
طاہرہ نسرین ۱۷ عائشہ ۲۸
عابدہ شمیم ۲۵ امۃ الباسط ۱۷
ناصرہ پروین ۲۰ حمیدہ ۳۱
سکینہ ۳۵

سوئم اے

بشریٰ زمان ۲۵ امۃ الشافی ۳۰
عذرا ۲۵ پروین رحمت علی ۲۰
امۃ الحفیظ ۲۲ امۃ الودود ۲۵
عائشہ ۱۷ قمر النساء ۳۵
امۃ الرشید ۳۵ شاہدہ نذیر احمد ۲۳
نسرین اکبر ۳۰ امۃ الخلیل ۲۰
آنسہ عزیز احمد ۲۷ نصرت مبارکہ ۳۵
امۃ الرشید ۳۰ صبیحہ تسنیم ۲۸

سوئم بی

رفیقہ ظہور احمد ۲۲ نصرت جہاں ۲۲

ثاقبہ صدیقہ ۲۵ امۃ البصیر ۳۰
امۃ الرشید ۳۰ بشریٰ شاہین ۲۰
امۃ الحفیظ ۳۰ امۃ الجلیل شاہین ۲۵
شمیم اختر ۲۶ عذرا نذیر احمد ۳۲
امۃ الکریم ابراہیم ۳۰ امۃ النصیر ۳۲
رفعت تحسین ۲۴ طاہرہ طلعت ۲۵
بشریٰ صدیقہ ۲۰ بشریٰ پروین ۲۴
امۃ الحفیظ ۲۳ امۃ السبحان ۲۰
نعیمہ صادقہ ۲۰ مبشرہ بیگم ۱۸
امۃ العزیز عابدہ ۳۵ شاہدہ متین ۲۰
صادقہ بشریٰ ۲۵ نجمہ سلطانہ ۲۰
رشیدہ بیگم ۲۵ شگفتہ قمر ۲۰
صادقہ بیگم ۲۴

سوئم سی

بشریٰ ۲۰ امۃ الودود ۱۷
غزل صبیحہ ۱۷ پروین اختر ۱۷
خالدہ پروین ۱۷ انیسہ پروین ۱۸
مشرف بی بی ۱۷ شگفتہ نسرین ۱۷
مبارکہ غلام احمد ۲۰ رضیہ سلطانہ ۱۷
امۃ اللہ مبارکہ ۱۹ ناظمہ مبین ۲۲
بشریٰ پروین ۱۷ نسرین خانم ۱۸
حفیظ بیگم ۲۰ شوکت پروین ۱۷
جمیلہ خانم ۱۹

دوئم اے

صفیہ شاہدہ ۲۵ امۃ الکریم ۲۴
گلشن آرا ۲۰ شکیلہ بانو ۱۷
رئیسہ راشدہ ۱۷ امۃ القدوس ۱۷
امۃ الرحمٰن ۲۵ طاہرہ بیگم ۱۸
امۃ الحفیظ ۱۷ طیبہ متین ۲۰
عذرا پروین ۱۷ ناصرہ پروین ۱۸

دوئم بی

ناصرہ ۲۵ عصمت ملک ۳۰
طاہرہ محمودہ ۲۶ بشریٰ ۳۰
لئیقہ پروین ۳۲ رفعت آرا ۳۰
امۃ الرشید ۳۲ بشریٰ رفعت ۲۵
امۃ المنان ۳۰ کنیز فاطمہ ۲۷
امۃ اللطیف ۲۵ ناصرہ بی بی ۳۲
سلمیٰ راحت ۳۰ طیبہ ۲۵
دثار النساء ۲۵ بشریٰ پروین ۲۵
صادقہ شاہین ۳۰ نصرت بانو ۳۱
ثمینہ ۲۰ مبارکہ مبارک احمد ۳۲
طاہرہ پروین ۳۰ تنویر ۲۵
نعیمہ کوثر ۳۲
مسرت سلطان ۲۷
قمر النساء ۳۰
شہناز پروین ۳۰
کلثوم اختر ۲۹
امۃ النصیر ۳۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شوریٰ انصار اللہ کے لئے مجلس عاملہ کی منظور شدہ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ دس ستمبر ۶۲ء ہے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دارالیمن

جماعت پنجم:۔

امتہ الباسط	۲۵	مبارکہ بیگم	۳۱
بشریٰ پروین	۳۰	صفیہ بانو	۳۲
صالحہ قدسیہ	۲۶	امتہ الحفیظ	۳۳
مقصودہ	۲۹	خالدہ بیگم	۲۱
مبارکہ	۴۲	مسرت افزا	۲۵
امتہ الرشید	۲۱	امتہ المجیب	۴۳
امتہ الرفیق	۲۹	صدیقہ بیگم	۲۵
تسلیم اختر	۲۳	امتہ الرشید اسلم	۲۶
بشریٰ برکت علی	۳۱	جمیلہ بشیر	۲۷
نعیمہ نزہت	۳۸	یاسمین	۳۰

جماعت چہارم

حلیمہ		امتہ اللہ	۲۵
رقیہ	۲۸	حمیدہ شاہدہ	۳۰
ثریا	۲۰	مریم صدیقہ	۱۷
عذرا پروین	۴۰	امتہ الحمید	۴۱
امتہ الحمید	۴۱	نسیم اختر	۱۵
خالدہ	۴۰	شمیم اختر	۱۸
نصرت	۴۰	امتہ الوہاب	۳۲
امتہ الحیٔ	۴۰	فریدہ	۴۱
ناصرہ سردار	۳۵	امتہ المجید	۱۸
نصیرہ	۴۱		

جماعت سوم

مسرت ناز	۲۵	نجم النساء	۳۰
عائشہ صدیقہ	۱۷	مبشرہ پروین	۲۰
عابدہ	۲۵	بشریٰ نواب الدین	۱۸
بشریٰ اقبال	۱۷	منیرہ	۲۰
نعیمہ پروین	۲۵	مختار	۴۰
نصرت اسد علی	۴۱	شاہدہ بشریٰ	۲۵
مقصود الرحمٰن	۲۸	فوزیہ روحی	۲۲
محمودہ	۴۱	آصفہ یاسین	۴۱
ثریا	۴۱	ناصرہ بیگم	۴۱

راولپنڈی

انجم بشیر	۴۰	راشدہ مسعود	۳۷
طاہرہ	۳۵		
عطیہ ناہید	۳۶		
نجمہ شمیم	۲۰		
امتہ الکریم	۴۸		

لانگ

صغریٰ بیگم	۴۳

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

لائحہ	۲۷	عائشہ	۲۷
رضا طلعت	۲۵	فیروزہ	۲۱
مبشرہ حفیظ	۲۲	منیلہ	۲۲

محمد آباد اسٹیٹ

امتہ القیوم	۳۰	طاہرہ آصفہ	۴۳

محمود آباد فارم

فہمیدہ بیگم	۳۰

لائلپور

سلمیٰ	۳۲	نجمی سلطانہ	۳۵
زاہدہ رحمان	۱۷	عفت رحمان	۲۶
صفیہ جبیں	۲۶	مبارکہ سعید	۳۲

جھنگ صدر

مریم محمودہ	۳۸	شہناز تنویر	۱۷

منٹگمری

نعیمہ متین	۲۲	مبارکہ خانم	۱۹
فاخرہ شریف احمد	۱۷	خالدہ شریف احمد	۱۷
شوکت عبدالحق	۲۰	امتہ الرشید	۲۲

کراچی

(چھوٹا گروپ)

زبیدہ نزہت احسان	۳۶	ظہیر احمد	۴۲
منور جہاں	۱۷	سلیمہ خاتون	۴۲
امتہ المتین کھوکھر	۴۵	نصرت جہاں	۴۱
راشدہ تنویر	۳۸	امتہ البصیر کھوکھر	۲۰
عصمت	۱۷	فوزیہ سلطانہ	۲۷
صادقہ بیگم	۲۸	زاہدہ تسنیم	۴۲
راشدہ پروین	۲۲	امتہ الوکیل	۳۷
امتہ الحفیظ	۴۰	رضیہ سلطانہ	۳۷
حامدہ یاسمین	۴۲	عفت جہاں	۱۷

راولپنڈی

زاہدہ بھٹی	۴۲	وحیدہ بیگم	۲۶
امتہ المسیح	۳۰	امتہ القیوم	۱۹
بشریٰ بشیر	۳۰	امتہ الجمیل عذرا	۲۷
بشریٰ پروین	۳۵	کرم بی بی	۴۲
فرخندہ جبیں	۱۸	امتہ الحفیظ	۳۵
فوزیہ رفعت	۳۵	سعید خالدہ	۳۷

لاہور

نعیمہ انجم	۴۳	ذکیہ نوری	۲۹
امتہ الکریم	۴۰	امتہ الباسط	۴۰
امتہ المصور	۴۲	بشارت سلطانہ	۲۸
خالدہ اقبال	۴۰	نصیرہ بیگم	۳۳
نصرت جہاں	۳۹	عائشہ نصیر	۳۳
بشریٰ پروین	۳۹	امتہ المصور	۳۳
شاہدہ بشریٰ	۳۵		

ملتان چھاؤنی

امتہ السبوح	۴۱	صبیحہ شاہین	۳۲
امتہ القیوم	۲۶		

سرگودھا

عائشہ قدسیہ	۴۲	شریف النساء	۳۹
امتہ الرشید طاہرہ	۴۰	پروین ناہید	۳۰

”پیشگوئی مصلح الموعود اور اس کا پس منظر“

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی طرف سے لئے جانیوالے تحریری امتحان میں انعام پانیوالے خدام

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور نے ضلع کی مجالس کے تمام خدام کو امتحان دربارہ پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا پس منظر میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ اس امتحان میں انعام پانے والے خدام کے نام درج ذیل ہیں۔ انعامات مورخہ ۲۶ر اگست ۱۹۶۲ء بروز اتوار بوقت پانچ بجے شام تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے اختتام پر مکرم محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اپنے دست مبارک سے تقسیم فرمائیں گے۔

اوّل۔ مکرم کلیم اللہ صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہدرہ لاہور

دوم:۔ چوہدری رستم حیات صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ راے ونڈ ضلع لاہور

سوم:۔ سردار غلام احمد صاحب مصطفیٰ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کماسی ضلع لاہور

خاص انعام سو فی صد خدام کی امتحان میں شمولیت پر مجلس خدام الاحمدیہ کماسی ضلع لاہور کو دیا جائے گا۔ متعلقہ خدام وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے مالی سال کا اختتام

ہمارے رواں مالی سال کے دس ماہ گزر چکے ہیں۔ اور صرف دو ماہ باقی ہیں۔ وقت تھوڑا ہے۔ اور منزل دور۔ اس دوری کو رفتار کی تیزی ہی کم کر سکتی ہے۔ تمام مجالس کو ان کے نوماہی جائزے بھجوائے جا چکے ہیں۔ جس سے ہر مجلس اندازہ کر سکتی ہے کہ وہ کتنا تیز ہو کہ بجٹ کو سال ختم ہونے سے پہلے پورا کرلے۔

دیہاتی مجالس کو بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان کے بقائے زیادہ ہیں۔ قائدین مقامی۔ اضلاع۔ علاقہ اور ناظمین مال سے التماس ہے کہ وہ اب لگاتار اس امر کی طرف توجہ دیں۔ کہ ۳۱ر اکتوبر سے پہلے پہلے اپنے تمام کے تمام واجبات ادا کر دیں۔

چندہ سالانہ اجتماع خصوصی توجہ کا محتاج ہے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دورہ انسپکٹر وصایا

چوہدری محمد ابراہیم صاحب انسپکٹر وصایا کو جماعتہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ۔ ملتان اور اضلاع سابق ریاست بہاولپور میں دورہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ ان سے تعاون فرما کر ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مجالس اطفال الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالانہ اجتماع اطفال خدام کے اجتماع کے ساتھ مورخہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ر اکتوبر بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ تمام مربیان اطفال سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اطفال کو اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اجتماع سے متعلق تفصیلات عنقریب شائع کر دی جائیں گی۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ رسید بک انصاراللہ

رسید بک انصاراللہ نمبر ۳۰ لی مجلس انصاراللہ کوئٹہ سے کہیں گم ہو گئی ہے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب اس رسید بک پر چندہ ادا نہ فرمائیں۔ بصورت دیگر مجلس پر اس کی کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔ (قائد مال انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

شاہدہ نسرین	۳۲	وسیمہ مسلم	۴۴
حامدہ قریشی	۳۸	منصورہ معصور	۴۱
امتہ الرشید	۴۱	عابدہ	۳۸
ناصرہ خاتون	۳۸	شمیم انور	۴۰

مقصد زندگی

احکام ربانی

اسّی صفحہ کا رسالہ

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نتیجہ امتحان ایف اے

منعقدہ مئی سنہ ۱۹۶۲ء

امسال ایف اے کے امتحان منعقدہ مئی سنہ ۱۹۶۲ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی طرف سے کل ۹۶ طلبہ شریک امتحان ہوئے تھے جن میں سے ۶۷ پاس ہوگئے۔ ۸ کمپارٹمنٹ میں آئے اور ۲ طلبہ کا نتیجہ بعد میں نکلے گا۔ بورڈ کی فیصدی اوسط ۵ء۴۶ ہے۔ کالج کی فیصدی اوسط ۲ء۷۱ ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:-

(برائے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

رولنمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۲۳۲۸	چوہدری محمد سعید	۵۲۶
۲۲۳۲۹	جاوید علی خاں	۳۶۰
۲۲۳۳۰	خالد رشید خاں	نتیجہ بعد میں
۲۲۳۳۳	بشیر احمد اختر	۵۰۷
۲۲۳۳۴	مقصود احمد	۴۳۳
۲۲۳۳۶	عبدالوہاب شاد	کمپارٹمنٹ انگلش
۲۲۳۳۷	بشیر محمد طاہر	۳۵۵
۲۲۳۳۸	محمد شعیب اسمٰعیل	۴۳۹
۲۲۳۳۹	عبدالحکیم	۴۸۴
۲۲۳۴۱	داؤد احمد حبیبہ	۵۰۳
۲۲۳۴۲	مرزا اختر بیگ افضل	۳۹۶
۲۲۳۴۳	محمد انور علیم	۵۴۶
۲۲۳۴۴	ملک محمد رفیق اسد	۴۱۳
۲۲۳۴۵	محمد اکمل	۵۳۰
۲۲۳۴۷	محمد سبطین	۵۰۳
۲۲۳۴۸	اقبال احمد نجم	کمپارٹمنٹ انگلش
۲۲۳۴۹	محمد اکرم رانا	۵۱۱
۲۲۳۵۰	عبداللطیف	۴۳۳
۲۲۳۵۱	ممتاز احمد	۵۰۶
۲۲۳۵۲	دلبر حسین	۵۲۱
۲۲۳۵۳	لئیق احمد خاں	۴۱۶
۲۲۳۵۴	ثناء اللہ خاں نسیم	۴۸۳
۲۲۳۵۵	قمر احمد	۴۷۳
۲۲۳۵۶	بدر منیر احمد	۵۰۰
۲۲۳۵۷	اعجاز الرحمٰن اعجاز	۵۰۰
۲۲۳۵۸	محمد احمد اعجاز	نتیجہ بعد میں
۲۲۳۵۹	لطف الرحمان ناز	۴۵۵
۲۲۳۶۱	کمال الدین	۴۴۴
۲۲۳۶۲	محمد فاضل	۴۳۳
۲۲۳۶۳	ظفر اقبال مرزا	۴۲۶
۲۲۳۶۴	شریف احمد سندھی	۳۶۳
۲۲۳۶۵	مجیب الدین امجد	۵۰۸
۲۲۳۶۶	ظفر اقبال	۴۵۲
۲۲۳۶۷	محمد سلیم	نمبر بعد میں
۲۲۳۶۸	محمد احمد	۳۷۳
۲۲۳۶۹	سعید اطہر	۴۳۸
۲۲۳۷۰	خورشید حیات	۴۸۹
۲۲۳۷۰	منور احمد	کمپارٹمنٹ انگلش
۲۲۳۷۱	محمد قاسم خاں	۴۶۳
۲۲۳۷۴	نسیم انور چوہدری	۴۵۶
۲۲۳۷۵	خضر حیات بھٹی	۳۸۲
۲۲۳۷۶	اقبال محمد خاں	۴۶۲
۲۲۳۷۷	محمد ریاض قمر	۴۳۸
۲۲۳۷۸	غلام شبیر کھوکھر	۴۸۸
۲۲۳۷۹	محمد ظفر جاوید	کمپارٹمنٹ انگلش
۲۲۳۸۱	نصیر احمد	۵۳۹
۲۲۳۸۲	خضر حیات مانگٹ	۴۶۲
۲۲۳۸۳	مبشر احمد باجوہ	۴۴۷
۲۲۳۸۴	محمد امیر	۴۴۰
۲۲۳۸۵	محمد اشرف نسیم	۴۸۸
۲۲۳۸۶	منصور احمد سندھی	نتیجہ بعد میں
۲۲۳۸۷	ثناء اللہ	۴۸۳
۲۲۳۸۸	فضل احمد رضا	۵۱۲
۲۲۳۸۹	سید ریاض حسین	کمپارٹمنٹ انگلش
۲۲۳۹۰	جاوید اسلم	۴۷۴
۲۲۳۹۲	خان محمد	کمپارٹمنٹ انگلش
۲۲۳۹۳	محمد سلیم مرزا	۴۱۰
۲۲۳۹۶	اللہ بخش ناز	۴۷۶
۲۲۳۹۷	غلام قادر	۴۲۷
۲۲۳۹۹	منور احمد شیخ	۳۷۳
۲۲۴۰۱	اقبال احمد بسمل	نمبر بعد میں
۲۲۴۰۳	محمد یار	۳۹۶
۲۲۴۰۵	محمد اسلم	۴۶۷
۲۲۴۰۶	مبارک علی	کمپارٹمنٹ انگلش
۲۲۴۱۰	بشیر احمد	۴۳۵
۲۲۴۱۱	محمد ظفر الاسلام	۴۵۰
۲۲۴۱۳	عبدالحلیم	۴۹۳
۲۲۴۱۴	صفی الدین	کمپارٹمنٹ انگلش
۲۲۴۱۶	آفتاب احمد خاں	۴۷۷
۲۲۴۱۷	عبدالرب خاں	۵۰۰
۲۲۴۱۸	مظفر احمد خالد	۴۰۴
۲۲۴۱۹	محمد اعظم ناصر	۴۶۷
۲۲۴۲۰	غلام عباس	۴۲۲
۲۲۴۲۱	فضل احمد خاں	۴۳۴
۲۲۴۲۲	غلام رسول آشنا	۳۹۰
۲۲۴۲۳	منیر الدین عبیداللہ	۴۳۵
۲۲۴۲۴	بشیر احمد سیفی	۴۴۴

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

سوئٹزرلینڈ میں سب سے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد

(بقیہ صفحہ اول)

پریس نے اس تقریب میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ چنانچہ اخبارات اور ریڈیو کے نمائندے خاص تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ ریڈیو نے تقریب کی پوری کارروائی ریکارڈ کرنے کے علاوہ حضرت سیدہ موصوفہ کا ایک خصوصی پیغام بھی ریکارڈ کیا۔ جس کا امام مسجد ہمبورگ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے جرمن زبان میں ترجمہ کیا تھا تقریب کے اختتام پر جملہ مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کے ضمن میں جماعت کی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ اس میں بے اندازہ برکت ڈالے اور اس کے طفیل سے تثلیث اور دہریت اور مادیت کے مرکز میں حقیقی توحید کی یہ مقدس بنیاد مستحکم سے مستحکم تر ہوتی چلی جائے اس کا وجود یورپ اور سارے مغرب میں اشاعت اسلام کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ ثابت ہو۔ اہل مغرب تثلیث کو الوداع کہکر چشمۂ توحید پر دل و جان سے نثار ہوں اور جوق در جوق اسلام میں داخل ہو کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرنے لگیں۔ آمین اللہم آمین ع

تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ

مشرقی پاکستان میں سیلاب سے ستر لاکھ افراد متاثر ہوئے

بارہ افراد ہلاک۔ سینکڑوں مویشی بہہ گئے

لاہور ۲۰ اگست مرکزی وزیر مواصلات مسٹر عبدالصبور خان نے کل یہاں انکشاف کیا کہ مشرقی پاکستان میں سیلاب سے قریباً ستر لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں حکومت نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپے کی رقم منظور کی ہے اور فوج کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ سب سے زیادہ نقصان ضلع میمن سنگھ میں ہوا۔ جہاں تیس لاکھ افراد متاثر ہوئے۔ صوبہ میں سیلاب کی صورت حال بدستور نازک ہے اور ضلع رنگ پور کے سوا باقی چھ اضلاع۔ بوگرہ۔ پبنہ، میمن سنگھ، ڈھاکہ، چٹاگانگ اور سلہٹ میں پانی کی سطح تیزی سے بلند ہو رہی ہے آپ نے بتایا ہے کہ مختلف علاقوں میں سیلاب میں بارہ افراد ڈوب گئے سینکڑوں مویشی بہہ گئے اور فصلوں کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ ریلوے لائن میں تین جگہ شگاف آئے ہیں اور متعدد مقامات کے درمیان آمد و رفت بند ہو گئی۔

وزیر مواصلات ڈھاکہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے کل تھوڑی دیر کے لئے لاہور کے ہوائی اڈے پر رکے تھے۔ مسٹر عبدالصبور خاں صدر ایوب کو سیلاب کی تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کرنے کی غرض سے راولپنڈی جا رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ۱۹۵۰ء کے بعد یہ مشرقی پاکستان کا بدترین سیلاب ہے۔ ضلع رنگا پور میں پانی کی سطح کنٹرول ہے۔ لیکن باقی چھ اضلاع میں پانی تیزی کے ساتھ چڑھ رہا ہے۔ وزیر مواصلات نے بتایا کہ سیلاب سے ضلع میمن سنگھ کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ جہاں تیس لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ مواصلات کے نظام کو سیلاب سے نقصان کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے مرکزی وزیر نے کہا "صوبہ میں بیشتر سیکشنوں پر ریلوے ٹرینوں کی آمد و رفت معطل ہو گئی ہے۔ ان میں سے ایک شگاف کی مرمت کر لی گئی ہے۔ وزیر مواصلات نے بتایا کہ پی آئی اے نے مشرقی پاکستان کے شمالی علاقوں میں اپنی سروس میں اضافہ کر دیا ہے۔ وزیر مواصلات نے بتایا کہ سیلاب اور اس کے اثرات سے مشرقی پاکستان میں ترقیاتی کاموں پر ناخوشگوار اثر پڑے گا۔ کیونکہ بعض سرمایہ سیلاب زدگان کو دینا پڑے گا۔ مسٹر عبدالصبور خاں سے استفسار کیا گیا کہ کیا دوسرے ملکوں نے سیلاب زدگان کے لئے امداد کی پیشکش کی ہے؟ اس پر مرکزی وزیر نے کہا۔ گذشتہ سات روز کے دوران صورت حال اس تیزی سے خراب ہوئی ہے کہ حکومت کو کسی دوسرے ملک سے امداد کی درخواست کرنے کا وقت ہی نہیں ملا۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے بی ایس سی (سال اول) کے نتائج

یونیورسٹی رولنمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۳۹۱	ظفر اللہ خاں	۲۲۱
۳۹۲	لطیف احمد	۲۳۹
۳۹۳	غلام مصطفےٰ باجوہ	کمپارٹمنٹ انگلش
۳۹۵	سلطان احمد	" "
۳۹۸	عبدالسبحان سبحانی	۲۱۵
۳۹۹	سردار سعید احمد	انگلش کمپارٹمنٹ
۴۰۲	محمد نصیر اطہر	" "
۴۰۳	ناصر احمد سجاد	انگلش کمپارٹمنٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴